

4 شرح مبادلہ اور زرمبادلہ کا انتظام

4.1 خلاصہ

مالی سال 2008ء کے دوران پاکستانی معیشت بیرونی اور اندرونی دھچکوں کی زد میں رہی جس کی وجہ سے زرمبادلہ کے ذخائر کا انتظام چلانا انتہائی دشوار گزار ثابت ہوا۔ قرضوں کے بین الاقوامی بحران، اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں، اور ملکی معیشت میں سست روی نے زرمبادلہ کے ذخائر کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ سٹہ بازوں نے صورتحال کو بدتر کرنے کے لیے زرمبادلہ کی منڈی میں افراتفری پھیلانے کی کوشش کی۔ اسٹیٹ بینک نے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتے ہوئے افراتفری میں کمی لانے کے لیے اختراعی پالیسی اقدامات کیے اور زرمبادلہ منڈی کی خامیوں کو کم کیا۔

4.2 زرمبادلہ کی منڈی

مالی سال 2008ء کے دوران بیرونی حسابات کی صورتحال بگڑتی رہی جبکہ اندرون ملک سیاسی بے یقینی برقرار رہی جس سے شرح مبادلہ پر دباؤ میں خاصا اضافہ ہو گیا۔ مالی سال 2007ء کے مقابلے میں اس سال شرح مبادلہ میں خاصا تغیر دیکھنے میں آیا جو کہ طلب اور رسد کی موجودہ صورتحال کا زیادہ واضح عکاس ہے۔ ملک کے تجارتی حجم میں نمو کی وجہ سے منڈی میں ساز و سامان کی آمدورفت بھی بڑھ گئی۔ اسٹیٹ بینک نے شرح مبادلہ کے تعین میں منڈی کی قوتوں کو اپنا جائز کردار ادا کرنے دیا تاہم ان سے نمٹنا دشوار امر تھا کیونکہ سرمایہ کاروں کے احساسات اور سٹہ بازی کے رجحانات کی وجہ سے دوران سال شرح مبادلہ میں تیزی سے اتار چڑھاؤ آتے رہے۔ اسٹیٹ بینک نے صورتحال پر قابو پانے اور زرمبادلہ کی ملکی منڈی میں توقعات کو کم کرنے کے لیے دو مواقع پر انتظامی اور ضوابطی اقدامات کیے جن سے زرمبادلہ کی منڈیوں میں استحکام لانے میں مدد ملی۔

تقریباً پانچ سال تک شرح مبادلہ کے انتہائی مستحکم رہنے کے بعد مالی سال 2008ء میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 13.3 فیصد¹ گر گئی، تاہم تجارت میں شریک ملکوں کی گرانی کے مقابلے میں پاکستان کی بلند گرانی کے باعث حقیقی موثر شرح مبادلہ میں کمی صرف 2.3 فیصد تھی۔ مالی سال 2008ء کے دوران اوسط شرح مبادلہ 62.73 روپے فی ڈالر تھی جو گرتے گرتے 69.75 روپے تک چلی گئی۔ اسٹیٹ بینک کے انتظامی اور ضوابطی اقدامات سے زرمبادلہ کی ملکی منڈی میں دباؤ کم ہوا، صورتحال معمول پر آئی اور شرح مبادلہ مستحکم ہوئی (دیکھئے شکل 4.1)۔

شکل 4.1: مالی سال 08ء کے دوران پاکستانی روپیہ امریکی ڈالر کی شرح مبادلہ



سال کے آغاز میں اسٹیٹ بینک نے پیٹرولیم مصنوعات کی ادائیگی میں منڈی کی قوتوں کو جزوی طور پر ساتھ ملانے کا فیصلہ کیا۔ جولائی 2007ء میں اسٹیٹ بینک نے ہدایات جاری کیں کہ بینک مخصوص 'ایم' فارم کی منظوری کے بدلے بین الینک منڈی سے پیٹرولیم مصنوعات اور فرنیس آئل کی ادائیگی میں شریک ہو سکتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک کا یہ اگرچہ بڑا اقدام تھا تاہم منڈی اور شرح مبادلہ پر کوئی زیادہ فرق نہیں پڑا۔ بحیثیت مجموعی منڈی کے شرکانے اسٹیٹ بینک کے اس اقدام کا مثبت تاثر لیا۔

¹ شرح مبادلہ میں روپے کے حوالے سے اعداد و شمار اس رپورٹ کی جلد اول کے باب 'ادائیگیوں کا توازن' کے اعداد و شمار سے مختلف ہو سکتے ہیں جس کی وجہ تخمینے کے طریقے کا فرق ہے۔

مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی میں شرح مبادلہ مستحکم رہی تاہم روپے کی قدر بتدریج کم ہوتی گئی۔ اسٹیٹ بینک نے پیٹرولیم مصنوعات کے حوالے سے بینکوں کو فراہم کردہ زیادہ تر تعاون واپس لے لیا تاہم بعد ازاں پیش آنے والے بے درپے سیاسی واقعات نے منڈی کی صورتحال کو یکسر تبدیل کر ڈالا۔ اکتوبر 2007ء تک روپیہ مستحکم رہا لیکن اس کے بعد بڑھنے والی سیاسی بے یقینی کے تناظر میں روپے کی قدر میں کمی کی رفتار تیز ہوتی گئی۔ جولائی

تا اکتوبر 2007ء کے دوران یہ کمی صرف 0.6 فیصد تھی تاہم نومبر تا جون کے بقیہ عرصے میں روپے کی قدر میں 12.7 فیصد کمی واقع ہوئی جس نے مالی سال کے دوران مجموعی کمی کو 13.3 فیصد تک پہنچا دیا (دیکھئے جدول 4.1)۔

جدول 4.1: پاکستانی روپیہ امریکی ڈالر کی مساوات میں فیصد تبدیلی

اختتام ماہ	آخری ریٹ	ماہانہ فیصد تبدیلی	جون 07ء سے فیصد تبدیلی
جولائی 07ء	60.40	-0.05	0.05
اگست 07ء	60.62	-0.36	0.41
ستمبر 07ء	60.69	-0.12	0.53
اکتوبر 07ء	60.73	-0.07	0.60
نومبر 07ء	61.24	-0.84	1.44
دسمبر 07ء	62.00	-1.24	2.70
جنوری 08ء	62.64	-1.03	3.76
فروری 08ء	62.45	0.30	3.45
مارچ 08ء	62.73	-0.45	3.91
اپریل 08ء	64.60	-2.98	7.01
مئی 08ء	66.37	-2.74	9.94
جون 08ء	68.40	-3.06	13.30

27 دسمبر کے واقعات کے بعد شرح تبادلہ پر دباؤ میں نمایاں اضافہ ہوا۔ رسد میں کمی کے ساتھ روپیہ کمزور ہوتا چلا گیا۔ بہت سے سامان فراہم کرنے والوں نے اس توقع پر کہ روپیہ مزید گرے گا، مال روک لیا جبکہ پیٹرولیم مصنوعات کی بلند ادائیگیوں، ایس سی آر اے رقوم کے بہاؤ اور درآمد کنندگان کی پیشگی بنگ کے باعث طلب میں اضافے کا رجحان برقرار رہا۔

انتخابات قریب آنے کے ساتھ ہی فروری کے دوران منڈی میں غیر یقینی صورتحال میں مزید اضافہ ہو گیا۔ انتخابات سے ایک دن پہلے ڈالر 63.15 روپے کا تھا جو اس وقت کی بلند ترین

شرح تھی۔ تاہم انتخابات کے پر امن انعقاد نے منڈی پر مثبت اثر ڈالا اور روپے کی قدر میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا جس کا باعث طلب اور رسد کی صورتحال میں کوئی حقیقی بہتری نہیں تھی بلکہ یہ محض تصورات پر مبنی تبدیلی تھی۔ بعض اداروں نے آئندہ کی ذمہ داریوں سے خود کو محفوظ کرنے کے لیے، روپے کی قدر میں آنے والی بہتری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بھاری پیشگی بنگ کر لیں۔ نتیجتاً شرح مبادلہ پھر سے بڑھنا شروع ہو گئی اور مارچ 2008ء تک وہ واپس 62.75 روپے فی ڈالر کی سطح پر پہنچ گئی۔ روپے کی قدر میں کمی کا سلسلہ اپریل میں بھی جاری رہا اور مبینہ کے اختتام پر ڈالر بڑھتے بڑھتے 64.60 روپے کا ہو گیا۔

مئی کا مہینہ زرمبادلہ کی بین الینک منڈی کے لیے متغیر ثابت ہوا۔ پہلے دو ہفتوں میں روپے کی قدر تقریباً 6 فیصد گر کر 69.75 روپے تک جا پہنچی، تاہم اسٹیٹ بینک کے بروقت انتظامی اقدامات سے منڈی میں استحکام آیا جس سے مئی کے اختتام تک ڈالر تقریباً 67 روپے کا ہو گیا۔ جون کے دوران روپے کی قدر میں کمی کا سلسلہ جاری رہا تاہم تیزی سے کمی کی بجائے یہ بتدریج ہوا۔ اس کا سبب اسٹیٹ بینک کے انتظامی اقدامات اور منڈی کی یہ توقعات تھیں کہ مالی سال کے اختتام سے پہلے رقوم کی آمد بڑھ جائے گی۔ مالی سال کے اختتام پر بین الینک منڈی میں ڈالر 68.40 روپے کی مستحکم سطح پر تھا (دیکھئے جدول 4.2)۔

جدول 4.2: شرح مبادلہ کے رجحانات

سال	بلند	پست	اوسط	کلوزنگ کا تغیر	فیصد تبدیلی
م 05ء	61.6	57.55	59.64	59.35	-3.21
م 06ء	60.45	59.57	60.22	59.87	-0.97
م 07ء	61.01	60.18	60.37	60.65	-0.26
م 08ء	69.75	60.3	68.4	62.73	-13.30

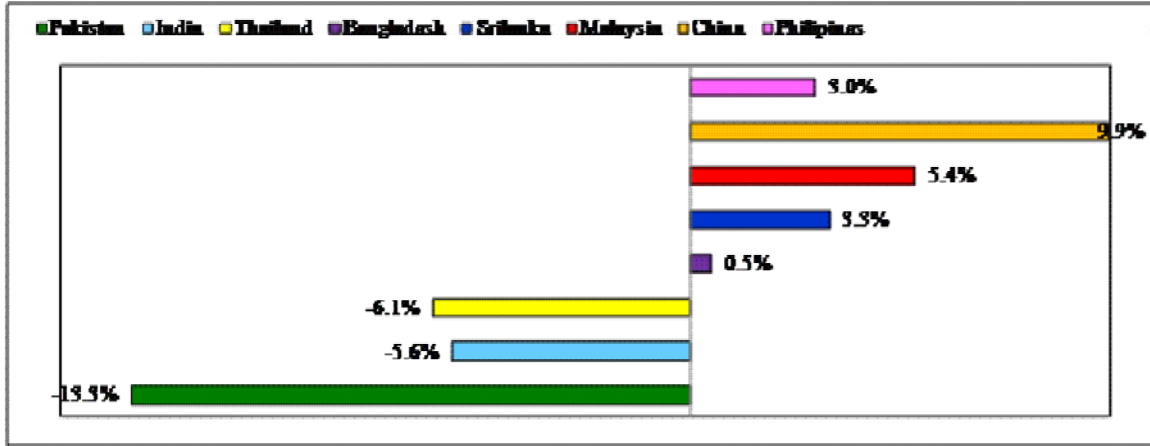
ماخذ: رانسز

علاقائی تناظر میں دیکھا جائے تو پاکستانی روپیہ ان چند کرنسیوں میں سے تھا جن کی قدر مالی سال 2008ء کے دوران گری (دیکھئے شکل 4.2)۔ بھارتی روپیہ اور تھائی بھات بھی ڈالر کے مقابلے میں گرے تاہم پاکستانی روپے کی قدر میں کمی علاقے کی دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں زیادہ نمایاں رہی۔ اس کے ساتھ ساتھ علاقے کی کئی کرنسیوں کی قدر امریکی ڈالر کے

مقابلے میں نمایاں طور پر بڑھی۔ ان میں چین پیوآن، ملائیشین رینگٹ، سری لنکن روپیہ، فلپائنی پیسو وغیرہ شامل ہیں اور ان میں چین پیوآن کی ڈالر کے مقابلے میں قدر سب سے زیادہ یعنی 9 فیصد سے زائد بڑھی۔

مالی سال 2008ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے پیٹرولیم مصنوعات کی ادائیگیوں کے لیے اپنا تعاون جاری رکھا تاہم اس سال اس نے مجموعی ادائیگیوں کا تقریباً 25 فیصد حصہ منڈی

شکل 4.2: مالی سال 08ء کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں مقامی کرنسیوں کی کارکردگی



کے دیگر ذرائع کے حوالے کر دیا۔ نتیجتاً اسٹیٹ بینک نے مالی سال 2008ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی ادائیگیوں کے لیے بینکوں کو مجموعی طور پر 8951.2 ملین ڈالر دیے جبکہ گزشتہ برس یہ رقم 7473 ملین ڈالر تھی۔ علاوہ ازیں بینکوں نے مالی سال 2008ء کے دوران پیٹرولیم کی ادائیگیوں کے لیے اپنے ذرائع سے 2080 ملین ڈالر کا بندوبست کیا (دیکھئے جدول 4.3)۔

جدول 4.3: مالی سال 07ء اور مالی سال 08ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی ادائیگیاں

ملین ڈالر میں		مئی 08ء		مئی 07ء	
مہینہ	اسٹیٹ بینک کا حصہ	بینکوں کا حصہ	مجموعہ	مہینہ	اسٹیٹ بینک
جولائی 07ء	786	66	853	جولائی 06ء	805
اگست 07ء	480	139	619	اگست 06ء	704
ستمبر 07ء	425	141	566	ستمبر 06ء	636
اکتوبر 07ء	512	159	671	اکتوبر 06ء	631
نومبر 07ء	702	215	916	نومبر 06ء	542
دسمبر 07ء	824	109	934	دسمبر 06ء	524
جنوری 08ء	602	260	862	جنوری 07ء	557
فروری 08ء	728	132	860	فروری 07ء	552
مارچ 08ء	740	154	893	مارچ 07ء	572
اپریل 08ء	924	301	1,224	اپریل 07ء	554
مئی 08ء	1,266	195	1,461	مئی 07ء	671
جون 08ء	963	211	1,174	جون 07ء	725
	8,951	2,080	11,031		7,473

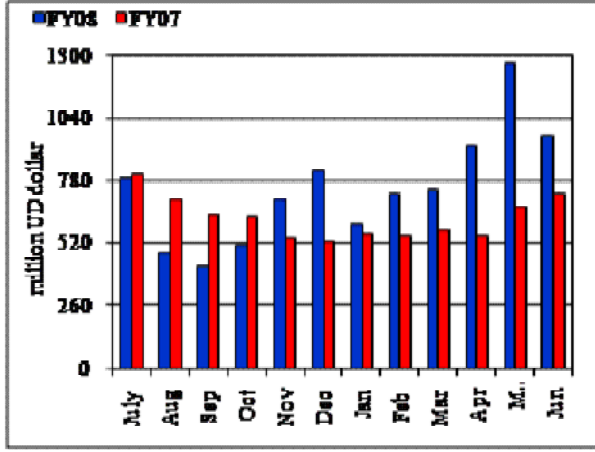
مالی سال 07-2006ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے تمام اقسام کی پیٹرولیم مصنوعات کے لیے اعانت فراہم کی۔ تاہم 13 جولائی 07ء کو فرنیس آئل اور خصوصاً ایم فار منظور یوں کی ادائیگی بینکوں کو منتقلی عمل میں آئی

اس اقدام کے باوجود پیٹرولیم مصنوعات کی ادائیگیوں کے لیے اسٹیٹ بینک کو گزشتہ سال کے مقابلے میں 20 فیصد زائد اخراجات برداشت کرنا پڑے۔ بالخصوص سال کی آخری سہ ماہی میں (دیکھئے شکل 4.3)۔ یہ اخراجات بے حد بڑھ چکے تھے اور اسٹیٹ بینک نے پیٹرولیم مصنوعات کے لیے 3153 ملین ڈالر دیے، اس کے مقابلے میں گزشتہ سال کے اسی عرصے میں دی جانے والی رقم 1950 ملین ڈالر تھی۔ تیل کی عالمی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ اس کا سبب تھا جو دوران سال 100 فیصد سے بھی زائد شرح سے بڑھیں۔ سال کے آغاز میں عربین لائٹ کروڈ آئل 66 ڈالر فی بیرل تھا جو اختتام پر 130 ڈالر سے بھی بڑھ گیا جس کی اوسط قیمت 92 ڈالر فی بیرل رہی (دیکھئے شکل 4.4)۔ تیل کی مہنگائی کے اثرات ملکی زر مبادلہ کے ذخائر پر پڑے جو 16.5 ارب ڈالر کی تاریخی بلند سطح پر پہنچنے کے بعد کم ہونا شروع ہو گئے۔ بین الہینک منڈی میں ڈالر کی آمد گھٹ گئی جس سے اسٹیٹ بینک کو یہ دشواری ہوئی کہ وہ پیٹرولیم مصنوعات کی ادائیگی کے لیے ماضی کی فراہم کردہ رقم کو واپس نہ لے سکا اور اس سے زر مبادلہ کے ذخائر پر دباؤ بڑھ گیا۔

4.3 زر مبادلہ کا انتظام

مالی سال 2008ء دنیا بھر کی مالی منڈیوں میں ایک دشوار ترین سال کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ مکناتی رہن کے دیوالیہ ہونے سے رہن منڈی کے بحران کا آغاز ہوا جو سیالیت کے بحران پر منتج ہوا۔ فیڈرل ریزرو بورڈ، بینک آف انگلینڈ اور یورپین سینٹرل بینک نے مالی شعبے کو اس بحران سے بچانے کے لیے بڑے بڑے فیصلے کیے۔ فی الحال یہ یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ بحران ختم ہو گیا ہے، نیز دور ثانی کے اثرات کی باتیں بھی شروع ہو چکی ہیں۔ بحران پر ابتدائی رد عمل یہ ہوا کہ دنیا بھر میں خطرے کی قیمت کا از سر نو تعین کیا گیا اور اس کے

شکل 4.3: پیڑلیم مصنوعات کی ادائیگیوں میں اسٹیٹ بینک کا حصہ



اثرات ان تمام اثاثوں پر پڑے جنہیں عام طور پر قیمتی تصور کیا جاتا ہے۔ اس طرح قرضے سے وابستہ تمام شعبے متاثر ہوئے اور قرضوں کی شرح سود میں تفاوت بڑھتا ہوا دیکھا گیا۔

اگرچہ ملکی زرمبادلہ کے ذخائر بحران سے براہ راست طور پر منسلک نہیں ہیں، تاہم قرضوں کی شرح سود میں تفاوت بڑھنے کے اثرات سب پرانے شعبے کے علاوہ دیگر شعبوں پر بھی پڑے جن میں زرمبادلہ کے ذخائر بھی شامل ہیں۔ یہ بات یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ زرمبادلہ کا انتظام بہتر بنانے کی اسٹیٹ بینک نے گزشتہ سال متعلقہ اداروں میں جو اصلاحات کی تھیں ان کے نتائج سامنے آنے لگے جس کا ثبوت منڈی کی نہایت دشوار صورتحال میں معقول منافع حاصل ہونا ہے۔ مالی سال 2008ء کے دوران سرمایہ کاری کی استعداد کو بہتر بنا کر بینک کی نفع یابی کی صلاحیت میں اضافہ کیا گیا۔ اسٹیٹ بینک 4.9 فیصد

کا خام منافع حاصل کرنے میں کامیاب رہا جو اس کے نشانہ اور گزشتہ تین برس کے منافع کے قریب قریب ہے۔ اثاثوں کے موجودہ اجزائے ترکیبی جانچنے اور عالمی اقتصادی حالات کے پیش نظر اثاثوں کے نئے اجزائے ترکیبی بنانے کی غرض سے اہم اثاثے مختص کرنے کی جامع مشق پر کام جاری ہے تاکہ خطرے کو قابل برداشت سطح پر رکھتے ہوئے منافع میں اضافہ کیا جائے۔

تیل کے بھاری بھرم درآمدی بل اور بین الینک منڈی میں ڈالر کی کم آمد کی وجہ سے جاری حسابات کے خسارے میں تیز رفتار اضافے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکتوبر 2007ء سے ملکی

شکل 4.4: تیل کی قیمتوں کا رجحان



زرمبادلہ کے ذخائر کم ہونے لگے۔ جون 2008ء کے اختتام پر زرمبادلہ کے مجموعی ذخائر 11.2 ارب ڈالر تھے یعنی اکتوبر 2007ء کی بلند ترین سطح 16.4 ارب ڈالر سے ان میں 5.2 ارب کی کمی واقع ہو چکی تھی۔ زرمبادلہ میں کمی اور درآمدی بل میں زبردست اضافے کے باعث صرف 16.8 ہفتے کی درآمدات کے لیے زرمبادلہ باقی رہ گیا جو جون 2007ء میں 30.6 ہفتے کے لیے کافی تھا۔

رقوم کی آمد میں اضافے اور عالمی اداروں سے مالی امداد ملنے کی وجہ سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ میں کمی آنے کی توقع ہے۔

4.4 زرمبادلہ کی پالیسی میں تبدیلیاں

زرمبادلہ پالیسی کے نقطہ نظر سے مالی سال 2008ء اور بالخصوص اس کا نصف آخر خاصی افراتفری اور تغیرات کا زمانہ تھا۔ اس کا بنیادی سبب

سیاسی بے یقینی کا ماحول اور جاری حسابات کا بڑھتا ہوا خسارہ تھا۔ تاہم اسٹیٹ بینک نے زرمبادلہ کے قواعد بتدریج سہل بنانے کی اپنی پالیسی مالی سال کے نصف اول میں جاری رکھی اور کئی اقدامات کیے جن میں سے چند یہ ہیں:

4.4.1 بیٹروولیم مصنوعات کی ادائیگیاں

بین الہینک منڈی میں زر مبادلہ کی آمد میں اضافے اور زر مبادلہ کی حد اکتشاف بڑھنے کی وجہ سے بینکوں کو اجازت دی گئی کہ وہ تمام اقسام کے فرنیس آئل کی درآمد کے لیے بین الہینک منڈی سے زر مبادلہ حاصل کریں۔ غیر ملکی کرنسی میں پیٹروولیم مصنوعات کی دیگر تمام خریداریوں کی بھی، جو اسٹیٹ بینک کی طرف سے خصوصی فارم ایم کی منظوری کی بنیاد پر کی جاتی ہیں، بینکوں کو اجازت دے دی گئی۔

4.4.2 درآمدات پر پیشگی ادائیگیاں

درآمد کنندگان کی سہولت کے لیے اسٹیٹ بینک نے مراسلہ اعتبار (ایل سی) اور فرم کی رجسٹریشن کا ثبوت پیش کرنے پر درآمدی اشیا کی، بلحاظ ایف او بی، 100 فیصد پیشگی ادائیگی کی (تاہم احتیاطی اقدامات کی شرط کے ساتھ) اجازت دے دی۔

4.4.3 غیر ملکی فضائی کمپنیوں کے فاضل فنڈز کی ترسیل

پاکستان میں کام کرنے والی غیر ملکی فضائی کمپنیوں کو سہولت کی خاطر اجازت دی گئی کہ وہ مقررہ فارم پر تفصیلی رپورٹنگ کی بجائے، 'ایاٹا' (آئی اے ٹی اے) کا فراہم کردہ بی ایس پی سیز گو شواریہ پیش کریں۔ نیز، ان کمپنیوں کو حج سیزن کے دوران سعودی عرب یا اس کے ہمسایہ ملکوں کے ٹکٹ جاری کرنے کی اجازت دی گئی جو کہ اس سے پہلے نہیں تھی۔

مالی سال 2008ء کے نصف آخر میں سیاسی بے یقینی کے ماحول اور جاری حسابات کے بڑھتے ہوئے خسارے کی وجہ سے روپے کی قدر میں تیزی سے کمی واقع ہونے لگی جس سے سٹہ بازی کی نقصان دہ تجارتی سرگرمیوں کو بڑھا دیا۔ اس پر اسٹیٹ بینک کو بعض انتظامی اقدامات کرنے پڑے جن کا مقصد نا صرف منڈی میں استحکام لانا تھا بلکہ سٹہ بازی کے رجحانات کا استیصال کرنا بھی تھا۔ مالی سال 2008ء کے نصف آخر میں اسٹیٹ بینک نے جو اقدامات کیے ان میں سے چند یہ ہیں:

4.4.4 ایل سی کی بنیاد پر درآمدات کی پیشگی ادائیگیاں

مراسلہ اعتبار (ایل سی) اور فرم کی رجسٹریشن کا ثبوت پیش کرنے پر درآمدی اشیا کی، بلحاظ ایف او بی، 100 فیصد پیشگی ادائیگی کی سہولت میں کمی لاتے ہوئے پیشگی ادائیگی 50 فیصد کر دی۔ اس کے علاوہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر درآمد کنندگان پر لازم کیا گیا کہ وہ بیرونی سپلائر کی طرف سے بینک گارنٹی کا بھی بندوبست کریں اور اسٹیٹ بینک کی پیشگی منظوری حاصل کریں۔ پیشگی ادائیگی کی سہولت جولائی 2008ء میں مزید کم کر کے مصنوعات کی ایف او بی ویلیو کے 25 فیصد کے برابر کر دی گئی۔

4.4.5 دس ہزار ڈالر تک کی پیشگی ادائیگی

اشیا سازوں/برآمد کنندگان کو یہ سہولت حاصل تھی کہ وہ مراسلہ اعتبار یا کنٹریکٹ کے بغیر 10 ہزار ڈالر تک کی تمام اشیا پیشگی ادائیگی کے ذریعے درآمد کر سکتے ہیں تاہم اسٹیٹ بینک نے اس سہولت کو صرف صنعتوں کے استعمال کے لیے خام مال/فاضل پرزہ جات کی درآمد تک محدود کر دیا۔

4.4.6 پیشگی حفاظت کی سہولت

سٹہ بازی کے رجحانات کو کمزور کرنے کے لیے ایک ماہ سے کم مدت کی پیشگی حفاظت کی سہولت (forward cover facility) کو منسوخ کر دیا گیا۔ منظور شدہ ڈیلرز کو ہدایت کر دی گئی کہ وہ رول اوور کی بنیاد پر ایک ماہ سے کم اور ایک سال سے زائد مدت کی مذکورہ سہولت نہ دیں۔ درآمدات کی مذکورہ سہولت جولائی 2008ء میں عارضی طور پر معطل کر دی گئی۔

4.4.7 بیٹروولیم مصنوعات کی ادائیگی

شرح مبادلہ میں تیزی سے اتار چڑھاؤ پر قابو پانے کے لیے جولائی 2008ء میں فیصلہ کیا گیا کہ اسٹیٹ بینک ہر طرح کے فرنیس آئل سمیت تمام پیٹروولیم مصنوعات کی درآمد کے لیے بینکوں کو زر مبادلہ فراہم کرتا رہے گا۔

4.5 کارکنوں کی ترسیلات

مالی سال 2008ء میں بھی اسٹیٹ بینک کارکنوں کی ترسیلات کی باضابطہ ذرائع سے آمد بڑھانے پر خصوصی توجہ دیتا رہا۔ اسٹیٹ بینک کی جامع حکمت عملی کے اہم نکات یہ تھے: (i) مالی شعبہ ترسیلات سے متعلق خدمات کی فراہمی کے لیے پہلے سے زیادہ اخلاص کا مظاہرہ کرے (ii) اسٹیٹ بینک مشاورتی کردار ادا کرے (iii) عمدہ طریقوں سے ایک دوسرے کو آگاہ کیا جائے (iv) پروڈکٹ کی تیاری اور جدید طریقوں کے استعمال میں اسٹیٹ بینک تعاون کرے (v) آپریشنل سطح پر مدد فراہم کی جائے، اور (vi) رد عمل کے حصول کا کارگر نظام وضع کیا جائے۔ اسٹیٹ بینک کی دیگر وابستہ عناصر کے ساتھ مل کر کوششوں کے نتیجے میں مالی سال 2008ء میں مجموعی ترسیلات 16.45 ارب ڈالر کی تاریخی سطح پر پہنچ گئیں جو گزشتہ مالی سال سے 17.4 فیصد زائد ہیں۔

4.6 ایکسچینج کمپنیاں

اسٹیٹ بینک نے مالی سال 2008ء میں ایکسچینج کمپنیوں میں اصلاحات شروع کیں جن کا مقصد مزید شفافیت، افشا، کڑی دیکھ بھال، نگرانی اور ضوابط کے نفاذ کے ذریعے منڈی میں نظم و ضبط لانا تھا۔ اہم ترین تبدیلی خود اسٹیٹ بینک کے طرز عمل میں آئی جو مالی نظم و ضبط اور کارپوریٹ کلچر متعارف کرانا سے بدل کر نظم و ضبط، قواعد کی سختی سے پابندی اور باضابطہ کارپوریٹ گورننس کو یقینی بنانا ہو گیا۔

اسٹیٹ بینک نے بین الینک منڈی کی طرح ایکسچینج کمپنیوں میں بھی سٹہ بازی والے رجحانات کی روک تھام کے لیے درج ذیل انتظامی اقدامات کیے:

4.6.1 ایکسچینج کمپنیوں کے نو سٹرو اکاؤنٹس پر پابندی

ایکسچینج کمپنیوں کی بیرونی نگرانی میں اضافہ کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان کمپنیوں کی رقوم کی تمام آمدورفت صرف اور صرف فارن کرنسی اکاؤنٹس کے ذریعے ہوگی۔ چنانچہ ایکسچینج کمپنیوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ بیرون ملک بینکوں میں قائم اپنے تمام نو سٹرو اکاؤنٹس بند کر دیں اور ان کی رقوم پاکستان میں اپنے فارن کرنسی اکاؤنٹس میں 31 مئی 2008ء تک واپس لے آئیں۔

4.6.2 بین الینک منڈی میں سرنڈر کی اضافی شرط

ایکسچینج کمپنیوں پر یہ لاگو تھا کہ وہ کارکنوں کی پاکستان کے لیے ترسیلات کی صورت میں حاصل ہونے والی غیر ملکی کرنسی 10 فیصد بین الینک منڈی میں پیش کر دیں۔ منڈی میں مزید رقوم کے لیے اب اس شرط کو بڑھا کر 15 فیصد کر دیا گیا ہے۔

4.6.3 بعض کرنسیوں کی برآمد پر پابندی

سٹہ بازی کے رجحانات کی روک تھام اور تین بڑی کرنسیوں پونڈ اسٹریلنگ، یورو اور یو ای ڈی درہم کی بینکوں میں مطلوبہ حد تک دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے ایکسچینج کمپنیوں کو ان کرنسیوں میں رقوم باہر بھیجنے سے روک دیا گیا۔ ان کمپنیوں سے کہا گیا کہ وہ یہ کرنسیاں پاکستان میں بینکوں میں جمع کر دیں۔ نیز بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ یہ کرنسیاں اسٹیٹ بینک کے پاس جمع کر دیں۔

4.6.4 آنے والی اور جانے والی ترسیلات میں تعلق

ایکسچینج کمپنیوں کا ایک اہم کام یہ ہے کہ وہ (i) بیرون ملک مقیم کارکنوں کی ترسیلات اکٹھا کریں، بالخصوص ان علاقوں سے جہاں پاکستانیوں کو ترسیلات وطن بھجوانے میں مشکلات درپیش ہوں، اور (ii) ترسیلات کو دروازہ علاقوں تک پہنچائیں جہاں اس قسم کی سہولیات یا تو موجود نہیں ہیں یا پھر ان کا حصول دشوار ہے۔ ایکسچینج کمپنیوں کو زیادہ ترسیلات اکٹھا کرنے کی ترغیب دینے کے لیے انہیں بتایا گیا کہ کمپنیاں گزشتہ ماہ اکتھٹی کی گئی ترسیلات کی زیادہ سے زیادہ 75 فیصد رقم ترسیلات کی صورت میں پاکستان سے باہر بھیج سکیں گی۔

4.6.5 برآمدات میں سے ڈالر میں لازمی وصولی
ایکسچینج کمپنیوں میں ڈالر کی سیالیت میں اضافے کی غرض سے تمام ایکسچینج کمپنیوں پر لازمی قراردادے دیا گیا ہے کہ وہ پاکستان میں اپنے فارن کرنسی اکاؤنٹس سے جو فارن کرنسی برآمد کریں گی اس کا کم از کم 15 فیصد ڈالر کی صورت میں نکلوائیں گی۔

4.6.6 رپورٹنگ کی شرائط میں اضافہ
ایکسچینج کمپنیوں پر رپورٹنگ کی شرائط کو مزید سخت کر دیا گیا ہے۔ ان پر لازم ہے کہ وہ تمام اہم سرگرمیوں یعنی خرید و فروخت، آنے والی ترسیلات، اور جانے والی ترسیلات کی مقررہ فارمیٹ پر یومیئر رپورٹ کریں۔ اسی طرح بعض دیگر رپورٹیں جمع کرانے کی مدت کم کر دی گئی ہے۔

4.6.7 اہم لین دین پر عمل درآمد کے لیے پیشگی منظوری
ایکسچینج کمپنیوں کو جولائی 2008ء میں ہدایت کی گئی تھی کہ وہ بیرون ملک جانے والی ترسیلات یا گاہکوں کو غیر ملکی کرنسی کی فروخت کے 50 ہزار ڈالر یا اس سے زائد (یا دیگر کرنسیوں میں مساوی رقم) کے تمام سودوں کی اسٹیٹ بینک سے پیشگی اجازت حاصل کریں، تاہم بینکوں یا ایکسچینج کمپنیوں کو غیر ملکی کرنسی کی فروخت پر اس شرط کا اطلاق نہیں ہوگا۔

4.7 ایکسچینج کمپنیوں کی منظور شدہ فارن کرنسیوں کی لاہور انٹرنیٹ پورٹ کے ذریعے برآمد
ایکسچینج کمپنیوں کو مزید سہولت دینے اور غیر ملکی کرنسی کی برآمد کی نگرانی کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے لاہور کے علامہ اقبال ایر پورٹ پر کسٹم کے اشتراک سے ایک بوتھ بنایا جس نے جولائی 2008ء میں کام شروع کر دیا۔ یہ سہولت کراچی کے جناح انٹرنیشنل ایر پورٹ پر پہلے ہی دستیاب ہے۔